باب 5: مائیکروفنانس بینکوں کی کارکردگی اور درپیش خطرات کا جائزہ[125]

مائیکروفنانس بینکوں کے صارفین کے بڑے حجم ، جس نے کمرشل بینکوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے ،کی وجہ سے مائیکرو فنانس بینک کا شعبہ مالی شمولیت کے تناظر میں خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔سرمایہ کاری اور قرضوں میں نمایاں اضافے کے نتیجے میں مائیکرو فنانس بینکوں کے اساسِ سرمایہ میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔اس کے باوجود ، عالمی وبا کووڈ 19 کے طویل اثرات اور پھر سیلاب نے چھوٹے قرض گیروں کی قرضہ واپس کرنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا جس کی وجہ سے اثاثوں کے وصفی اظہارپے دباؤ کا شکار رہے ۔ نتیجتاً ، سال کے دوران مائیکرو فنانس بینکوں کے نقصانات میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح اس شعبے کی مجموعی شرحِ کفایتِ سرمایہ میں بھی نمایاں کمی ہوئی۔تاہم ان اداروں کے اسپانسرز نے اپنی حمایت جاری رکھی اور اسٹیٹ بینک نے بھی اس شعبے کی نگرانی میں اضافہ کیا اور بڑے پیمانے پر سیلاب کے اثرات سے نمٹنے کے لیے پالیسی کی صورت میں معاونت فراہم کی ۔

مالی شعبے کے اساسِ سرمایہ میں معمولی حصہ ہونے کے باوجود مائیکرو فنانس بینک مالی شمولیت کے تناظر میں اہمیت کے حامل ہیں---

مائیکرو فنانس بینکوں نے بڑی تعداد میں چھوٹے قرض گیروں اور کھاتہ داروں کو خدمات فراہم کر کے کم آمدنی والے کنبوں اور چھوٹے کاروباروں کو معاشی طور پر خود مختار بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اگرچہ مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں مائیکرو فنانس بینکوں کا حصہ محض 1.6 فیصد ہے تاہم اس کے قرض گیروں کی تعداد 2021ء کے 4.7 ملین سے بڑھ کر 2022ء میں 5.3 ملین ہو گئی اور مائیکرو فنانس بینکوں کے مجموعی قرض گیروں کا تقریباً 55 فیصد ہو گئی ہے۔[126] یہ ظاہر کرتا ہے کہ مائیکرو فنانس بینک ملک کے پسماندہ طبقے کو مالی خدمات فراہم کر کے مالی شمولیت میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ **(چارٹ 5.1)**

مائیکرو فنانس بینکوں کی نمو میں تیزی سے اضافہ ریکارڈ کیا گیا جو حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری اور قرضوں کی مرہونِ منت ہے---

سال 2022ء میں 29.4 فیصد (سال 2021ء میں 17.8 فیصد) کی تیز رفتار نمو ریکارڈ کرنے کے بعد مائیکرو فنانس بینکوں کا اساسِ سرمایہ 753.0 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ نمو بڑی حد تک زیادہ سرمایہ کاری (خاص طور پر حکومتی تمسکات میں) اور قرضوں کی وجہ سے ہوئی جن میں بالترتیب 71.0 فیصد اور 23.0 فیصد اضافہ ہوا۔ مائیکرو فنانس بینکوں نے حکومت کی بجٹ ضروریات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کم خطرے والے حکومتی تمسکات (پی آئی بیز) میں بھاری سرمایہ کاری کی اور ساتھ ہی بینکنگ سیکٹر میں فنڈز کی دستیابی سے بھی فائدہ اٹھایا جس کا مقصد ڈپازٹس میں قرضوں کا تناسب (اے ڈی آر) بہتر بنانا تھا۔

چارٹ 5.1: مائیکروفنانس بینکاری شعبے میں نمو

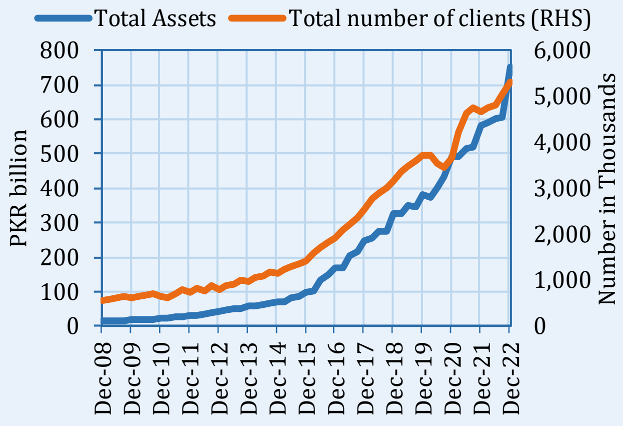

Source: SBP

فنڈنگ کا اہم ذریعہ ڈپازٹس رہے جبکہ قرضوں پر انحصار بھی بڑھا---

اگرچہ اساسِ سرمایہ میں اضافے کی مالکاری کا اہم ذریعہ ڈپازٹس رہے جن میں سال 2022ء کے اختتام پر 21.9 فیصد اضافہ ہوا اور یہ 515.8 ارب روپے پر پہنچ گئے، تاہم قرضوں پر انحصار بھی بڑھا اور یہ 132.2 فیصد اضافے کے ساتھ 137.0 ارب روپے پر پہنچ گئے۔

قرضوں نے تیز رفتار نمو ظاہر کی جو مختلف شعبوں کے لیے بہاؤ کے اعتبار سے نسبتاً وسیع البنیاد تھی---

کاروباری اداروں کی قرض گاری کے علاوہ دیگر تمام شعبوں نے مائیکرو فنانس بینکوں سے گذشتہ برس کی نسبت زیادہ قرضے حاصل کیے۔ قرضوں میں مجموعی طور پر 71.4 ارب روپے کا اضافہ ہوا جس میں 26.2 ارب روپے کے قرضوں کے ساتھ شعبہ گلہ بانی کا حصہ

[125] مائیکرو فنانس بینکوں کے اعداد و شمار بینکاری شعبے کے ڈیٹا کے مجموعے کا حصہ نہیں ہیں۔

[126] تازہ ترین دستیاب ڈیٹا کے مطابق (ایس بی پی- شماریاتی بلیٹن)، مائیکرو فنانس بینکوں کے 4.9 ملین قرض گیروں کے مقابلے میں بینک کے قرض گیروں کی تعداد اختتام جون 2022ء میں 3.9 ملین تھی۔

سب سے زیادہ رہا جس کے بعد طویل مدتی ہاؤسنگ سیکٹر میں 22.8 ارب روپے اور زراعت کے شعبے میں 18.4 ارب روپے کے قرضے دیے گئے **(چارٹ 5.2)**۔

چارٹ 5.2: قرضوں کی تفصیلات

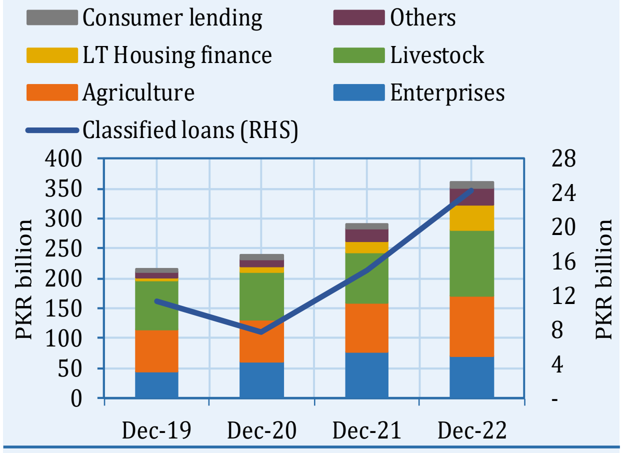

Source: SBP

طویل مدتی مکاناتی مالکاری میں زیادہ قرضوں کے اجرا کی جزوی وجہ حکومت کی جانب سے مکاناتی مالکاری میں مارک اپ پر دی جانے والی سبسڈی تھی۔ مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے اسکیم مارچ 2021ء میں متعارف کرائی گئی تھی تاہم معاشی ترقی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے تحت قرضوں کی منظوری کا عمل اختتام جون 2022ء تک جاری رہا۔[127]

زرعی قرضوں میں اضافہ کسی حد تک مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے محتاطیہ ضوابط پر نظر ثانی کی وجہ سے ہوا جس سے غیر محفوظ مالکاری کی حد اور حدِ انکشاف میں اضافے کی اجازت ملی۔ ایک اور ممکنہ وجہ زرعی مالکاری کے لیے قرضوں کی علامتی حد میں نظر ثانی تھی۔[128] قرضوں کی علامتی حدود میں اضافہ کیا گیا تاکہ کاشت کاروں کو قرض تک بہتر رسائی حاصل ہو سکے اور زرعی پیداوار میں اضافہ ہو سکے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سال 2022ء کی دوسری ششماہی میں ملک طوفانی بارشوں اور سیلاب کی زد میں رہا جس سے بھاری جانی و مالی نقصان ہوا۔ پنجاب کے جنوبی حصے، سندھ اور بلوچستان میں زراعت کے شعبے کو شدید نقصان پہنچا۔ متاثرہ کاشت کاروں کو سہولت فراہم کرنے کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک نے فوری متعدد پالیسی اقدامات کیے۔ مثال کے طور پر طوفانی بارشوں اور سیلاب سے متاثرہ کسانوں کو سہولت فراہم کرنے کی غرض سے حکومتِ پاکستان نے کسان پیکج 2022ء کے تحت مارک اپ سے استثنیٰ اور مالکاری اسکیمز کا اعلان کیا۔[129] مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے نئے قرضوں کے اجرا کے لیے مائیکرو فنانس بینکوں کی حوصلہ افزائی کی بلکہ سونے کے بدلے قرض کی اجازت دے کر اہلیت کا معیار بھی نرم کر دیا۔

مائیکرو فنانس بینکوں کے قرض گیروں کو سہولت دینے اور مارکیٹ کی تبدیل ہوتی ہوئی حرکیات سے ضوابطی معیارات کو ہم آہنگ کرنے کے لیے مائیکرو فنانس بینکوں کے محتاطیہ معیارات پر نظر ثانی کی گئی تاکہ مختلف مائیکرو فنانس قرضوں کی زیادہ سے زیادہ حد کو مزید وسعت دی جا سکے، شفاف قرضوں کی حد بڑھائی جا سکے اور غیر ادا شدہ قرضوں کے لیے تموینی شرائط کو معقول بنایا جا سکے۔[130]

اثاثوں کے معیار کا اشاریہ مزید بگاڑ کا شکار ہوا۔۔۔

مائیکرو فنانس بینکوں کو خاص طور پر کووڈ 19 کی وبا پھوٹنے کے بعد سے اثاثوں کے معیار کے حوالے سے شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑا جس سے نہ صرف چھوٹے قرض گیروں کی آمدن متاثر ہوئی بلکہ سماجی فاصلے اور لاک ڈاؤن اقدامات کی وجہ سے ادارے اور صارف کا تعلق بھی متاثر ہوا۔ رواں برس ہونے والی طوفانی بارشوں اور سیلاب نے مائیکرو فنانس بینکوں کے لیے مشکلات کو مزید پیچیدہ بنا دیا۔ سال 2022ء کے دوران مجموعی غیر فعال قرضے 9.3 ارب روپے بڑھ کر 24.2 ارب روپے ہو گئے۔ چنانچہ مائیکرو فنانس بینکنگ سیکٹر کے غیر فعال قرضوں کا تناسب سال 2022ء کے اختتام پر بڑھ کر 6.7 فیصد ہو گیا جو 2021ء میں 5.2 فیصد تھا۔ چونکہ اضافی تموین نسبتاً کم تھی، خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب 2021ء کے 1.2 فیصد سے بڑھ کر 1.5 فیصد ہو گیا اور تناسبِ ضرر (خالص غیر فعال قرضوں تا سرمایہ) بڑھ کر 12.9 فیصد ہو گیا جو 2021ء میں 5.4 فیصد تھا۔ یہ غیر ادا شدہ قرضوں سے سرمائے کو درپیش خطرات میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے **(چارٹ 5.3)**۔

چارٹ 5.3: اثاثوں کے معیار کے اظہاریے

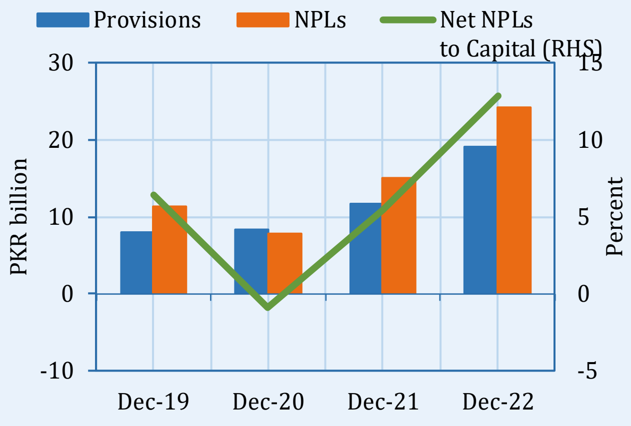

Source: SBP

[127] آئی ایچ اینڈ ایس ایم ای ایف ڈی سرکلر نمبر 09 برائے 2022ء

[128] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر ایک برائے 2022ء

[129] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر 03 برائے 2022ء

[130] اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 02 برائے 2022ء

اس شعبے کی مجموعی نفع آوری منفی سطح پر برقرار رہی جبکہ آمدن میں معمولی نمو کو انتظامی اخراجات اور تموینی چارجز میں اضافے نے زائل کردیا ۔۔۔

اس شعبے کی مجموعی نفع آوری مسلسل چوتھے سال بھی خسارے میں رہی۔ شعبے کا قبل از ٹیکس خسارہ گذشتہ برس کے 6.9 ارب روپے کے نقصان کے مقابلے میں بڑھ کر 2022ء میں 21.6 ارب روپے پر پہنچ گیا۔ چنانچہ ایکویٹی پر منافع (قبل از ٹیکس) 42.9- فیصد تک گر گیا جو 2021ء میں 12.7- فیصد تھا۔ اسی طرح آپریشنل خود انحصاری (جو کہ مالی محاصل تا تمام اخراجات کا تناسب ہے) بھی 2021ء کے 76.8 فیصد سے گر کر 2022ء میں 69.8 فیصد ہو گیا۔

تفصیلی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ کاسبی اثاثوں میں بھاری اضافے کے باوجود 2022ء کے لیے خالص سودی آمدن 10.6 فیصد کی سست رفتار سے بڑھ کر 51.3 ارب روپے تک پہنچی۔ نمو کی اس سست رفتار کو آخری سہ ماہی کے دوران بڑھتی ہوئی شرح سود سے منسلک کیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے سودی اخراجات نے آمدن پر غلبہ کر لیا۔ چنانچہ خالص سودی مارجن 2022ء میں ذرا کم ہو کر 10.1 فیصد پر آگیا جو 2021ء میں 11.2 فیصد تھا۔ کووڈ19 کے بعد معاشی سرگرمیاں دوبارہ شروع ہونے کے سبب زیرِ غور سال کے دوران غیر سودی آمدنی نے حوصلہ افزا بحالی ظاہر کی اور 42.0 فیصد (2021ء میں 27.3 فیصد نمو) بڑھ کر 24.0 ارب روپے پر پہنچ گئی۔ دوسری جانب، انتظامی اخراجات جو کووڈ19 میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے گزشتہ برسوں میں نہ ہونے کے برابر رہے، 2022ء میں ان میں 33.6 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ اسی طرح، کووڈ19 کے دوران قرضوں کو مؤخر اور از سرِ نو تشکیل دینے کی پالیسی اور اثاثوں کے معیار میں آنے والی گراوٹ کی وجہ سے تموینی چارجز بھی بلند رہے۔ چنانچہ اس شعبے کا حتمی مجموعہ مسلسل چوتھے برس منفی رہا (**چارٹ 5.4**)۔

چارٹ 5.4: مائیکروفنانس بینکوں کی آمدنی اور اخراجات کے اجزائے ترکیبی

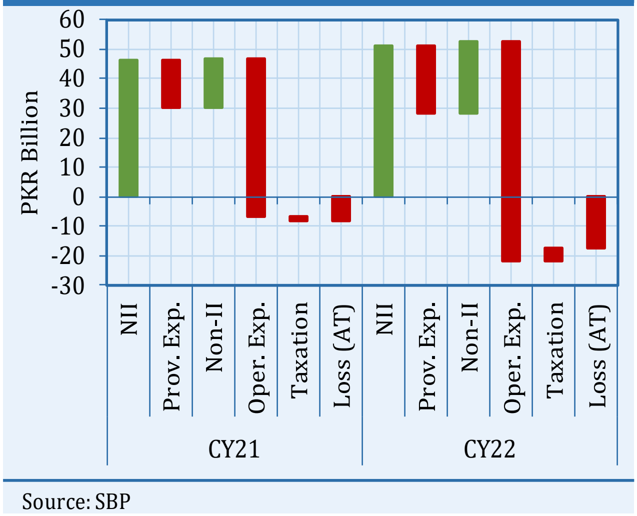

Source: SBP

مزید برآں، کراس سیکشنل تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خسارے میں جانے والے اداروں کی تعداد 2021ء میں چار تھی جو 2022ء میں بڑھ کر چھ ہوگئی (**چارٹ 5.5**)۔ خسارے میں چلنے والے ان اداروں کو ناقابلِ وصول قرضوں کے خلاف بھاری تموین برداشت کرنا پڑی کیونکہ اس شعبے کے غیر فعال قرضوں (این پی ایلز) میں مجموعی اضافے میں ان کا حصہ تقریباً 75 فیصد تھا۔

سیال اثاثوں کے مقابلے میں اساسِ سرمایہ میں نسبتاً بلند نمو کی وجہ سے سیالیت کے اشاریوں میں معمولی تنزلی ہوئی ۔۔۔

2022ء کے دوران سیالیت کے اشاریوں میں معمولی سا سکڑاؤ دیکھا گیا۔ اگرچہ مائیکروفنانس بینکوں نے زیادہ سرمایہ کاری خطرے سے پاک حکومتی تمسکات میں کی تھی اور اس کے زیادہ تر حصے کی مالکاری بینک کے پاس موجود رقوم سے ہٹ کر مختلف قسم کے اثاثوں کا توازن درست کر کے کی گئی تھی، لہٰذا اس شعبے کے مجموعی سیال اثاثوں میں اساسِ فنڈ اور اساسِ سرمایہ میں اضافے کے مقابلے میں 9.2 فیصد کی نسبتاً سست نمو نظر آئی جو 2021ء میں 3.5 فیصد تھی۔ چنانچہ، مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ 2021ء کے 31.3 فیصد سے کم ہو کر 2022ء کے اختتام تک 26.5 فیصد رہ گیا جبکہ سیال اثاثوں تا قلیل مدتی واجبات کا تناسب 2022ء میں 31.9 فیصد تک گر گیا جو 2021ء کے اختتام پر 42.4 فیصد تھا (**جدول 5.1**)۔

جدول 5.1: مائیکروفنانس بینکوں کی مالی اصابت کے اظہاریے

تفصیل	دسمبر19ء	دسمبر20ء	دسمبر21ء
		فیصد	
سرمایہ			
کُل سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	20.9	19.0	18.3
سطح اول سرمایہ تا کُل بہ وزن خطرہ اثاثہ	17.8	15.3	14.3
اثاثوں کا معیار			
این پی ایلز تا مجموعی قرضہ	5.3	3.3	5.2
تموین تا این پی ایلز	70.0	106.5	78.1
خالص این پی ایلز تا خالص قرضے	1.7	-0.2	1.2
خالص این پی ایلز تا سرمایہ	6.5	-0.9	5.4
آمدن			
اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس	-1.7	-0.8	-1.3
ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس	-12.4	-7.1	-12.7
آپریشنل خود انحصاری (او ایس ایس)	75.8	81.9	76.8
سیالیت			
سیال اثاثوں تا قلیل مدتی واجبات	47.5	50.9	42.4

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اشاریے کم سے کم شرائط سے بھی نیچے چلے گئے ۔۔۔

مجموعی خساروں اور اساسِ سرمایہ میں اضافے کی وجہ سے مائیکروفنانس بینکاری شعبے کی شرح کفایتِ سرمایہ 2021ء کے 18.3 فیصد سے کم ہو کر 2022ء میں 10.9 فیصد ہو گئی

جو کہ انفرادی ادارے کے لیے 15 فیصد کی کم سے کم ضوابطی شرائط سے بھی نیچے ہے (**جدول 5.1**)۔ زیرِ غور سال کے آغاز میں اس شعبے کی شرح کفایت سرمایہ کم سے کم ضوابطی شرط سے خاصی اوپر تھی تاہم کووڈ19 کے سلسلے میں دیے جانے والے عبوری

چارٹ 5.5: اثاثوں پر منافع بلحاظِ مائیکرو فنانس بینک (قبل از ٹیکس)

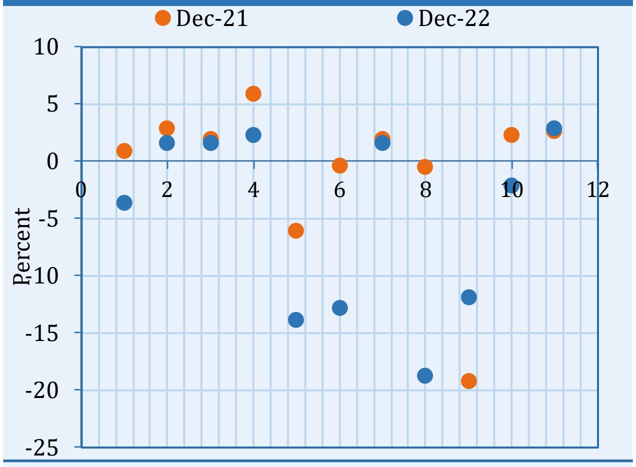

Source: SBP

ریلیف کی وجہ سے قرضوں میں ہونے والے خسارے اور نفع آوری میں ابتری کے سبب شعبے کی شرح کفایت سرمایہ سال کے اختتام تک شدید دباؤ کا شکار ہو گئی۔ (**چارٹ 5.6**)

اگرچہ یہ شعبہ عالمی وبا اور حالیہ سیلاب سے شدید متاثر ہوا تاہم اسپانسرز نے مزید ایکویٹی کے ادخال کے ذریعے سرمائے کی ضروریات کو پورا کرنے کے اپنے عزائم کی تکمیل اور تعاون کا سلسلہ جاری رکھا جس سے شعبے کا ادا شدہ سرمایہ 5.6 ارب روپے سے بڑھ کر 42.2 ارب روپے ہو گیا۔ مزید برآں، حالیہ سیلاب کے بعد حالات کا ادراک کرتے ہوئے اور مالی شمولیت میں مائیکرو فنانس بینکاری شعبے کا کردار مدِ نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اس شعبے کی نگرانی بڑھا دی۔ سیلاب کے اثرات کو کم کرنے کے لیے مائیکرو فنانس بینکوں کو اجازت دی گئی کہ وہ سیلاب سے متاثرہ اپنے قرض گیروں کے واجب الادا قرضوں کو ایک سال تک کے عرصے کے لیے ری شیڈول یا اسے نئے سرے سے ترتیب دے سکتے ہیں۔

برانچ لیس بینکاری میں مائیکرو فنانس بینکوں کی بالادستی جاری رہی ---

مائیکرو فنانس بینک پاکستان میں برانچ لیس بینکاری میں اہم کردار ادا کرتے ہیں کیوں کہ 80 فیصد سے زائد برانچ لیس بینک اکاؤنٹس ان سے وابستہ ہیں۔ برانچ لیس بینکاری کے بڑھتے ہوئے استعمال نے مالی شمولیت کے پالیسی مقصد کے حصول میں نمایاں کردار ادا کیا۔ مالی خدمات کی فراہمی کے لیے آسانی سے قابلِ رسائی اور مؤثر بہ لاگت ہونے کی وجہ سے برانچ لیس بینک اکاؤنٹس کی تعداد میں اتنی تیزی سے اضافہ ہوا کہ اس نے مجموعی بینکاری اکاؤنٹس کو پیچھے چھوڑ دیا۔

2022ء کے دوران برانچ لیس بینک اکاؤنٹس میں 23.2 فیصد (2021ء میں 25.6 فیصد) کی نمو ریکارڈ کی گئی اور ان کی تعداد 97 ملین تک پہنچ گئی۔ تاہم فعال اکاؤنٹس کی تعداد جس میں 2021ء میں 21.3 فیصد نمو ہوئی تھی، 5.4 فیصد کم ہو کر 42.5 ملین پر پہنچ گئی (**جدول 8.4**)۔ ممکنہ طور پر جہاں عالمی وبا نے گذشتہ چند برسوں کے دوران برانچ لیس بینک اکاؤنٹس کی تعداد میں بے پناہ اضافے میں کردار ادا کیا وہیں اس کے برعکس رواں برس سیلاب کے دوران ہونے والے سانحات، جنہوں نے کل آبادی کے 33 فیصد افراد کو متاثر کیا، نے ممکنہ طور پر نمو کی یہ رفتار دھیمی کر دی۔[131]

چارٹ 5.6: شرحِ کفایتِ سرمایہ

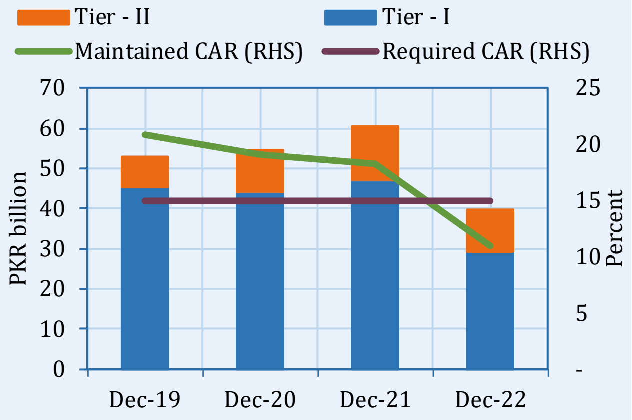

Source: SBP

اس شعبے کے مستقبل کا انحصار معاشی حرکیات اور سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں وصولی کی کوششوں پر ہے ---

2023ء میں مائیکرو فنانس بینکوں کی کارکردگی اس بات پر منحصر ہو گی کہ ان میں سیلاب کی وجہ سے آنے والے تعطل سے نمٹنے کی کتنی اہلیت ہے۔ مستقبل میں اس شعبے کی کارکردگی کے تعین میں اسٹیٹ بینک کی نئی ریلیف اسکیم کے تحت قبل ازیں مؤخر یا ازسرِ نو ترتیب دیے گئے قرضوں کی کامیاب وصولی کا بھی اہم کردار ہو گا۔

2022ء کے دوران اسٹیٹ بینک نے چھوٹے قرض گیروں کو خدمات کی فراہمی جاری رکھنے میں مائیکرو فنانس بینکوں کی فعال طریقے سے معاونت کی۔ تاہم حالیہ زری سختی نے اس شعبے کے لیے خطرۂ قرض بڑھا دیا ہے جسے فعال نگرانی اور مضمر خطرات کی انتظام کاری کی ضرورت ہے۔

131 وزارت پلاننگ ڈویلپمنٹ اینڈ اسپیشل انی شیٹو "پاکستان سیلاب 2022ء تباہی کے بعد کی ضروریات کی جانچ"